



BACKGROUNDEERS
Press Information Bureau
Government of India

ہندوستان کا پاور سیکٹر:

ترقی، اصلاح اور آگے کا راستہ

کلیدی نکات

- جنوری 2026 تک ہندوستان کی نصب شدہ بجلی کی صلاحیت 520.51 گیگاواٹ تک پہنچ گئی، جس میں بجلی کی قلت مالی سال 2014 میں 4.2 فیصد سے کم ہو کر دسمبر 2025 تک 0.03 فیصد رہ گئی۔
- 1.85 لاکھ کروڑ روپے کی سرمایہ کاری نے 18,374 دیہاتوں کی بجلی کاری اور 2.86 کروڑ گھروں کے کنکشن کو قابل بنایا۔
- بقایا واجبات 1.4 لاکھ کروڑ روپے (جون 2022) سے کم ہو کر 4,109 کروڑ روپے (فروری 2026) رہ گئے جبکہ ڈسکام نے مالی سال 25 میں 2,701 کروڑ روپے کا منافع ریکارڈ کیا۔
- اسمارٹ میٹرنگ کا آغاز بجلی کے شعبے کو مزید ڈیجیٹل، شفاف اور شراکت دار مستقبل کے لیے تیار کر رہا ہے۔

تعارف

بجلی جدید زندگی کے سب سے زیادہ پوشیدہ لیکن ناگزیر عناصر میں سے ایک ہے۔ لائٹس آن ہوتی ہیں، آبپاشی کے پمپ چلتے ہیں، فیکٹریاں چلتی ہیں، اسپتال کام کرتے ہیں اور ڈیجیٹل نیٹ ورک جڑے رہتے ہیں۔ ہندوستان جیسے بڑے اور متنوع ملک کے لیے

قابل اعتماد، سستی اور بجلی تک عالمگیر رسائی کو یقینی بنانا ایک تکنیکی چیلنج اور حکمرانی کی کامیابی دونوں ہے۔ پچھلی دہائی کے دوران ہندوستان کے بجلی کے شعبے میں بڑی ساختی تبدیلی کا دور گزرا ہے۔ جس میں استطاعت، توسیع شدہ صلاحیت اور بہتر اعتماد سے متعین نظام میں تبدیلی آئی ہے۔ یہ سالوں کی مستقل سرمایہ کاری، ادارہ جاتی مضبوطی، ریگولیٹری نظم و ضبط اور پالیسی کے تسلسل کی عکاسی کرتا ہے۔

BHARAT ELE[⚡]TRICITY SUMMIT 2026 POWERING A CLEAN FUTURE

بھارت الیکٹریٹیٹی سٹمٹ 2026 بجلی اور بجلی کے شعبے کے لیے وقف ایک اہم عالمی کانفرنس اور نمائش 19 سے 22 مارچ 2026 تک ایشو بھومی نئی دہلی میں منعقد ہوگی۔

”برق آفرینی ترقی، پائیداری کو بااختیار بنانا اور عالمی روابط“ کے موضوع کے تحت منعقدہ چار روزہ سربراہی اجلاس توانائی کے شعبے میں اہم چیلنجوں اور ابھرتے ہوئے مواقع سے نمٹنے کے دوران عالمی توانائی کی منتقلی میں ہندوستان کی قیادت کو اجاگر کرے گا۔ اس تقریب کا مقصد بین شعبہ جاتی مکالمے کو فروغ دینا، بین الاقوامی تعاون کو مستحکم کرنا اور دنیا بھر میں پائیدار توانائی کے نظام کو آگے بڑھانے کے لیے اسٹریٹیجک شراکت داری قائم کرنا ہے۔

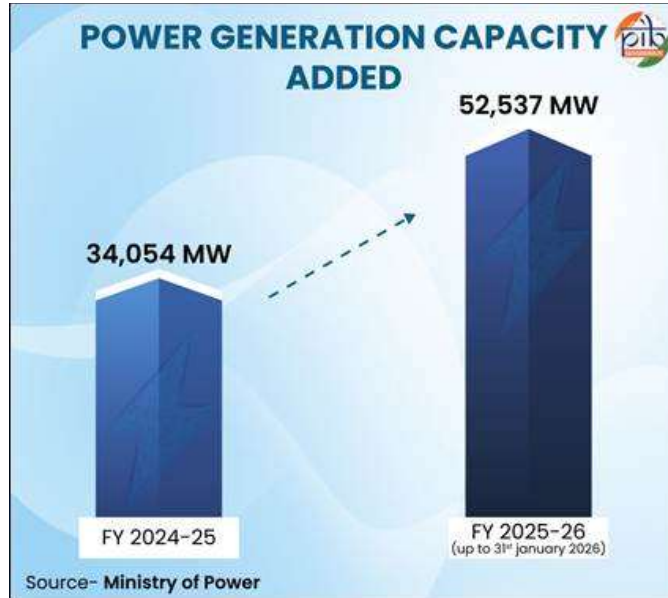
سمٹ میں ہندوستان اور دنیا بھر کے پالیسی سازوں، صنعت کے قائدین، ریگولیٹرز، سرمایہ کاروں، ماہرین تعلیم، اختراع کاروں اور سول سوسائٹی سمیت مختلف کو شامل کیا جائے گا۔ توقع ہے کہ اس میں 100 سے زیادہ اعلیٰ سطحی کانفرنس سیشن، ماہرین کی قیادت میں پنیل مباحثے، موضوعاتی پولینا اور ٹیکنالوجی کی نمائش شامل ہوں گی جس میں پوری بجلی اور صاف توانائی ویلیو چین کا احاطہ کیا جائے گا۔

100 سے زیادہ اسٹارٹ اپس، 25,000 سے زیادہ حاضرین، 80 سے زیادہ ممالک کے نمائندوں، 1,000 سے زیادہ مندوبین اور 300 سے زیادہ مقررین سمیت 500 سے زیادہ نمائش کنندگان کی شرکت کے ساتھ سمٹ علم کے تبادلے، تعاون اور کاروباری مشغولیت کے لیے ایک متحرک پلیٹ فارم کے طور پر کام کرے گی۔

2032 تک جزیشن، ٹرانسمیشن، ڈسٹری بیوشن اور انرجی اسٹوریج میں 50 لاکھ کروڑ روپے سے زیادہ کی سرمایہ کاری کے مواقع کے ساتھ سمٹ کا مقصد اختراع کو آگے بڑھانا، مسابقت کو بڑھانا اور ہندوستان کے بجلی کے شعبے میں لچک کو مضبوط کرنا ہے۔

اسکیٹنگ اپ: صلاحیت کو بڑھانا اور قومی گرڈ کو مضبوط کرنا

جیسے جیسے ہندوستان کی معیشت ترقی کرتی ہے اور معیار زندگی میں اضافہ ہوتا ہے، بجلی کی مانگ گھروں، صنعتوں، زراعت اور خدمات میں بڑھتی جا رہی ہے۔ اس مانگ کو بڑے پیمانے پر پورا کرنے کے لیے نہ صرف زیادہ بجلی کی پیداوار بلکہ وسیع جغرافیائی علاقوں میں اس کی فراہمی کے قابل نظام کی ضرورت ہے۔ اس پیمانے کی تعمیر پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے، پیداواری صلاحیت میں روایتی اور قابل تجدید ذرائع میں مسلسل توسیع ہوئی ہے۔ مالی سال 2025-26 کے دوران (31 جنوری 2026 تک) تمام ذرائع سے ریکارڈ 52,537 میگاواٹ پیداواری صلاحیت شامل کی گئی ہے۔ اس میں سے 39,657 میگاواٹ قابل تجدید توانائی سے آتی ہے۔ جس میں 34,955 میگاواٹ شمسی توانائی اور 4613 میگاواٹ ونڈ پاور شامل ہیں۔ یہ ایک سال میں اب تک کی سب سے زیادہ صلاحیت کے اضافے کی نمائندگی کرتا ہے جو مالی سال 2024-25 میں حاصل کردہ 34,054 میگاواٹ کے پچھلے ریکارڈ کو پیچھے چھوڑتا ہے۔



اس اضافے سے ملک کی کل نصب شدہ صلاحیت میں 11 فیصد سے زیادہ کا اضافہ ہوا ہے۔ جنوری 2026 تک، ہندوستان کی کل نصب شدہ بجلی پیدا کرنے کی صلاحیت 520.51 گیگاواٹ ہے۔ یہ مسلسل ترقی اس بات کو یقینی بناتی ہے کہ ملک اقتصادی رفتار کی حمایت کرتے ہوئے بڑھتی ہوئی کھپت کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے اچھی پوزیشن میں رہے۔

اکیلے پیداواری صلاحیت کا اضافہ کافی نہیں ہے۔ بجلی کے نظام کی ٹرانسمیشن اور تبدیلی کی ریٹھ کی ہڈی کو مضبوط بنانے پر یکساں توجہ دی گئی ہے۔ ریاستوں میں پیداواری مراکز سے لوڈ مراکز تک بجلی کو موثر طریقے سے منتقل کرنے کے لیے نئے سب اسٹیشن، اپ گریڈ شدہ ٹرانسفارمرز اور توسیع شدہ اعلیٰ صلاحیت والے ٹرانسمیشن کوریڈور تیار کیے گئے ہیں۔ یہ سرمایہ کاری رکاوٹوں کو کم کرتی ہے، گرڈ کے استحکام کو بہتر بناتی ہے اور قومی گرڈ میں توانائی کے متنوع ذرائع کے ہموار انضمام کو قابل بناتی ہے۔

ہندوستان کا قومی ٹرانسمیشن نیٹ ورک، دنیا کا سب سے بڑا ہم وقت قومی گرڈ ایک اہم سنگ میل عبور کر چکا ہے۔ جس نے ٹرانسمیشن لائنوں کے 5 لاکھ سرکٹ کلو میٹر (سی کے ایم) سے تجاوز کیا ہے اور 1407 گیگا وولٹ ایمپیر (جی وی اے) کی کل تبدیلی کی صلاحیت تک پہنچ گیا ہے۔ پیداوار اور نیٹ ورک دونوں کو بیک وقت مضبوط بنا کر ہندوستان نے ایک ایسے بجلی کے شعبے کی بنیاد رکھی ہے جو نہ صرف آج بلکہ مستقبل میں بھی ترقی کی حمایت کر سکتا ہے۔



خسارے سے توازن تک: پورے ہندوستان میں قابل اعتماد توانائی کی فراہمی

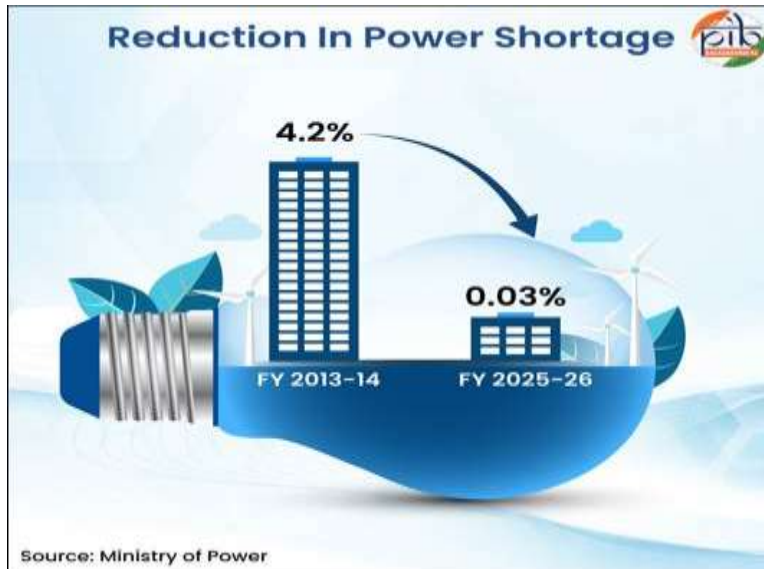
ہندوستان کے توانائی کے شعبے میں تبدیلی دو نتائج میں سب سے زیادہ واضح طور پر جھلکتی ہے: قلت کا خاتمہ اور ہر گھر تک بجلی کی توسیع۔ ایک ساتھ مل کر یہ کمی کے انتظام سے قابل اعتماد سہائی کو یقینی بنانے کی طرف ایک تبدیلی کی نشاندہی کرتے ہیں۔

ڈیمانڈ-سپلائی فرق کو بند کرنا

ایک دہائی پہلے بجلی کی قلت معاشی سرگرمیوں اور روزمرہ کی زندگی دونوں پر بار بار کاٹ تھی۔ بجلی کی کٹوتیوں نے مینوفیکچرنگ، آبپاشی، صحت کی دیکھ بھال کی خدمات اور گھریلو معمولات کو متاثر کیا۔ اس لیے بڑھتی ہوئی مانگ اور دستیاب سپلائی کے درمیان فرق کو ختم کرنا ایک مرکزی ترجیح تھی۔

پیداوار اور ترسیل کی صلاحیتوں میں مسلسل اضافے، بہتر منصوبہ بندی، اور مضبوط گریڈ مینجمنٹ کے ذریعہ یہ فرق مسلسل کم ہوا ہے۔ مالی سال 2025-26 کے دوران ہندوستان نے کامیابی کے ساتھ 242.49 گیگا واٹ (جی ڈبلیو) بجلی کی چوٹی مانگ کو پورا کیا۔ بجلی کی قلت بھی مالی سال 2013-14 میں 4.2 فیصد کے مقابلے میں دسمبر 2025 تک تیزی سے کم ہو کر 0.03 فیصد رہ گئی، جس سے سپلائی میں خاطر خواہ بہتری کی عکاسی ہوتی ہے۔

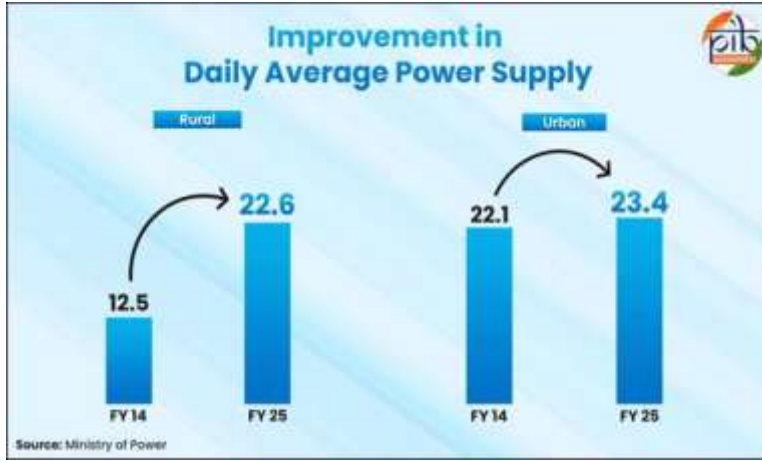
یہ پیش رفت خاص طور پر بڑے شہری مراکز کے باہر اہم رہی ہے۔ دیہی اور نیم شہری علاقے اب بجلی کی فراہمی کے طویل اور زیادہ متوقع اوقات کا تجربہ کرتے ہیں۔ قابل اعتماد بجلی نے ڈیزل کی پیداوار اور روایتی ایندھن پر انحصار کو بھی کم کیا ہے، لاگت کو کم کیا ہے اور ماحولیاتی نتائج کو بہتر بنایا ہے۔



حقیقی طور پر عالمگیر رسائی

صرف مناسب نسل ہی رسائی کی ضمانت نہیں دیتی۔ بجلی کو ایک مضبوط اور موثر تقسیم نیٹ ورک کے ذریعے گھروں، کھیتوں اور کاروباری اداروں تک پہنچانا چاہیے۔ اس بات کو تسلیم کرتے ہوئے، ملک بھر میں آخری میل تک بنیادی ڈھانچے کو مضبوط بنانے پر توجہ مرکوز کی گئی۔ دسمبر 2014 میں شروع کی گئی دین دیال اپادھیائے گرام جیوتی یوجنا (ڈی ڈی یو جی جے وائی) اور انٹیگریشنڈ پاور ڈیولپمنٹ اسکیم (آئی پی ڈی ایس) دونوں کے تحت تقسیم کے بنیادی ڈھانچے کو مضبوط اور جدید بنانے کے لیے اہم سرمایہ کاری کی گئی۔ ڈی ڈی یو جی جے وائی نے فیڈروں اور ڈسٹری بیوشن ٹرانسفارمرز کی پیمائش کے ساتھ ساتھ موجودہ نیٹ ورک کو مضبوط بنانے اور بڑھانے کے ذریعے دیہاتوں میں بجلی کا بنیادی ڈھانچہ بنانے پر توجہ مرکوز کی۔ آئی پی ڈی ایس نے سب ٹرانسمیشن اور ڈسٹری بیوشن نیٹ ورک کو اپ گریڈ کر کے، ڈسٹری بیوشن ٹرانسفارمرز، فیڈروں اور صارفین کی میٹرنگ متعارف کروا کر اور انفارمیشن ٹیکنالوجی سے چلنے والے نظام جیسے انٹرپرائز ریسورس پلاننگ، اسمارٹ میٹرنگ، گیس انسولیشنڈ سب اسٹیشنز اور ریکل ٹائم ڈیٹا ایکویزیشن سسٹم کو نافذ کر کے شہری علاقوں کو نشانہ بنایا۔ ان کوششوں کی تکمیل پر دھان منتری سہج بجلی ہر گھر یوجنا (سوبھاگیہ) نے کی جسے دنیا کے سب سے بڑے عالمگیر بجلی کاری اقدامات میں سے ایک کے طور پر تسلیم کیا گیا۔ اس نے ملک کے تمام غیر بجلی گھرانوں کو آخری میل تک رابطے اور بجلی کے کنکشن فراہم کرنے پر توجہ مرکوز کی۔

مجموعی طور پر ان اقدامات میں تقریباً 1.85 لاکھ کروڑ روپے کی سرمایہ کاری شامل تھی۔ اکتوبر 2017 سے مارچ 2022 تک سو بھاگیہ مدت کے دوران 18,374 سے زیادہ دیہاتوں میں بجلی پہنچائی گئی اور تقریباً 2.86 کروڑ گھروں کو بجلی کے کنکشن ملے۔ پچھلی دہائی کے دوران دیہی اور شہری دونوں علاقوں میں روزانہ اوسط بجلی کی فراہمی میں نمایاں بہتری آئی ہے۔ دیہی ہندوستان میں اوسط یومیہ سپلائی مالی سال 2014 میں 12.5 گھنٹے سے بڑھ کر مالی سال 25 میں 22.6 گھنٹے ہو گئی۔ جو اعتماد اور رسائی میں خاطر خواہ فوائد کی عکاسی کرتی ہے۔ شہری علاقوں میں بھی بہتری دیکھی گئی۔ اسی عرصے کے دوران روزانہ کی اوسط سپلائی 22.1 گھنٹے سے بڑھ کر 23.4 گھنٹے ہو گئی۔ ہندوستان میں فی کس بجلی کی کھپت بھی 2024-25 میں بڑھ کر 1,460 کلو واٹ گھنٹے ہو گئی ہے۔ جو 14-2013 میں 957 کلو واٹ گھنٹے کے مقابلے میں 503 کلو واٹ گھنٹے (تقریباً 52.6 فیصد) کا اضافہ ریکارڈ کرتی ہے۔



ڈسکوم: پاور سیکٹر کی بنیاد کو مضبوط کرنا

تقسیم کی افادیت کیوں اہم ہے

اگر پیداوار اور ترسیل بجلی کے نظام کی ریڑھ کی ہڈی بنتی ہے تو تقسیم کرنے والی کمپنیاں جنہیں عام طور پر ڈسکوم کے نام سے جانا جاتا ہے اس کا عوامی چہرہ ہیں۔ وہ بجلی کے نیٹ ورک اور صارف کے درمیان انٹرفیس پر کام کرتے ہیں۔ ہر گھریلو کنکشن، ہر بلینگ سائیکل، ہر سروس کی شکایت، اور بجلی کی فراہمی میں ہر رکاوٹ بالآخر تقسیم کے نظام سے گزرتی ہے۔ ڈسکوم کی صحت نہ صرف بجلی کی فراہمی کے معیار کا تعین کرتی ہے بلکہ پوری پاور ویلیو چین کے مالی استحکام کا بھی تعین کرتی ہے۔ جب تقسیم کی افادیت مؤثر طریقے سے کام کرتی ہے، تو جزیٹرز اور ٹرانسمیشن کمپنیوں کو ادائیگیاں آسانی سے ہوتی ہیں، سرمایہ کاری برقرار رہتی ہے اور خدمات کے معیار میں بہتری آتی ہے۔ جب انہیں تناؤ کا سامنا کرنا پڑتا ہے تو اس کا اثر پورے نظام میں پھیل جاتا ہے۔

تقسیم کو بہتر بنانے کے لیے کیا کیا جا رہا ہے

سال 2021 میں ریویمیٹڈ ڈسٹری بیوشن سیکٹر اسکیم (آر ڈی ایس ایس) تقریباً 3.03 لاکھ کروڑ روپے کے کل اخراجات کے ساتھ شروع کی گئی تھی۔ اس اسکیم کے تحت 2.8 لاکھ کروڑ روپے کے پروجیکٹوں کو پہلے ہی منظور دی جا چکی ہے۔ یہ اسکیم قابل اعتماد اور معیاری بجلی کی فراہمی فراہم کرنے کے لیے تقسیم کی افادیت کی آپریشنل کارکردگی اور مالی استحکام کو بہتر بنانے میں ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں کی مدد کے لیے شروع کی گئی تھی۔



اس اسکیم کا ایک اہم جزو صارفین، ڈسٹری بیوشن ٹرانسفارمرز اور فیڈروں کے لیے اسمارٹ میٹرنگ کا آغاز ہے۔ اسمارٹ میٹر صارفین کو موبائل ایپلی کیشنز کے ذریعے اپنے بجلی کے استعمال کی حقیقی وقت کی مریت فراہم کرتے ہیں۔ یہ ایپس صارفین کو کھپت کی نگرانی کرنے بجٹ کا انتظام کرنے، آسانی سے ری چارج کرنے کم بیلنس الرٹ وصول کرنے اور کھپت کو بہتر بنانے کے لیے تاریخی استعمال کے ڈیٹا تک رسائی کی اجازت دیتی ہیں۔ 15 جنوری 2026 تک آر ڈی ایس ایس کے تحت 4.05 کروڑ اسمارٹ میٹر لگائے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ ریاستوں نے اپنے منصوبوں اور دیگر اسکیموں کے تحت اسمارٹ میٹر لگائے ہیں۔ مختلف اقدامات کے تحت ملک بھر میں مجموعی طور پر 5.62 کروڑ اسمارٹ میٹر لگائے گئے ہیں۔

پورے شعبے میں مالیاتی نظم و ضبط کی بحالی

آر ڈی ایس ایس کے متوازی، مالی نظم و ضبط کو بہتر بنانے کے لیے اضافی اقدامات متعارف کرائے گئے ہیں:

• قومی بجلی منصوبہ (2023-2032)

ٹرانسفارمر ایک جامد آلہ ہے جو بجلی کی ترسیل اور تقسیم میں ووٹیج کو اوپر یا نیچے کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ پرائمری سب اسٹیشنوں سے ہائی ووٹیج پر موصول ہونے والی بجلی کو تقسیم کار کمپنیوں کے سب اسٹیشنوں پر کم ووٹیج میں تبدیل کر دیا جاتا ہے۔ تبدیلی کی صلاحیت سے مراد بجلی کو مختلف ووٹیج کی سطحوں کے درمیان تبدیل کرنے کے لیے سب اسٹیشنوں میں نصب ٹرانسفارمرز کی کل صلاحیت ہے تاکہ اسے صارفین تک منتقل اور تقسیم کیا جاسکے۔ اس کی پیمائش وولٹ ایمپیرس (وی اے) میگا وولٹ ایمپیرس (ایم وی اے) یا گریڈ وولٹ ایمپیرس (جی وی اے) میں کی جاتی ہے۔

مرکزی اور ریاستی ٹرانسمیشن سسٹم کے لیے قومی بجلی منصوبہ (2023-32) کو حتمی شکل دے دی گئی ہے تاکہ 2032 تک 458 گیگاواٹ (جی ڈبلیو) کی متوقع چوٹی مانگ کو پورا کیا جاسکے۔ اس منصوبے میں 9.15 لاکھ کروڑ روپے کی تخمینہ سرمایہ کاری شامل ہے۔ پچھلے منصوبے کی مدت (2017-2022) کے دوران تقریباً 17,700 سی کے ایم ٹرانسمیشن لائنیں اور 73 جی وی اے ٹرانسفارمیشن کی صلاحیت ہر سال شامل کی گئی تھی۔ نئے منصوبے کے تحت ٹرانسمیشن نیٹ ورک جنوری 2026 میں 5 لاکھ سی کے ایم سے بڑھ کر 2032 تک 6.48 لاکھ سی کے ایم ہو جائے گا۔ اسی مدت کے دوران تبدیلی کی صلاحیت 1,407 جی وی اے سے بڑھ کر 2,345 جی وی اے ہو جائے گی اور بین علاقائی منتقلی کی صلاحیت 120 جی ڈبلیو سے بڑھ کر 168 جی ڈبلیو ہو جائے گی۔ 220 کلو وولٹ اور اس سے زیادہ کے ٹرانسمیشن سسٹم کا احاطہ کرتے ہوئے، یہ منصوبہ بجلی کی بڑھتی ہوئی طلب کو پورا کرنے، قابل تجدید توانائی کے بڑے پیمانے پر انضمام کی حمایت کرنے اور قومی گرڈ کے اندر سبز ہائیڈروجن جیسی ابھرتی ہوئی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے بنایا گیا ہے۔

• بجلی (ترمیم) بل 2026

بجلی (ترمیم) بل 2026 تیزی سے بڑھتی ہوئی معیشت کے مطالبات کو پورا کرنے کے لیے ہندوستان کے بجلی کے نظام کو مضبوط کرنے کی سمت میں ایک اہم قدم ہے۔ یہ کراس سبسڈی کو معقول بنا کر لاگت کی عکاسی کرنے والے محصولات کو فروغ دے کر اور صنعتی صارفین کو براہ راست بجلی حاصل کرنے کی اجازت دے کر موجودہ مارکیٹ کے ڈھانچے میں اصلاحات کرنا چاہتا ہے۔ اس کا مقصد کسانوں اور دیگر اہل صارفین کے لیے رعایتی نرخوں کا تحفظ جاری رکھتے ہوئے بجلی کو زیادہ سستی، قابل اعتماد اور بازار کی ضروریات کے لیے ذمہ دار بنا کر ہندوستانی مینوفیکچرنگ کی مسابقت کو بہتر بنانا ہے۔

• لیٹ پیمنٹ سرچارج (ایل پی ایس) رولز 2022

لیٹ پیمنٹ سرچارج (ایل پی ایس) رولز کے تعارف نے تقسیم کار کمپنیوں اور پاور جنریٹرز کے درمیان ادائیگی کے طریقہ کار کو ہموار کیا۔ منظم ادائیگی کے نظام الاوقات تیار کر کے اور تاخیر کی حوصلہ شکنی کر کے ان قواعد نے جون 2022 میں بقایا واجبات 1.4 لاکھ کروڑ روپے سے فروری 2026 تک 4,109 کروڑ روپے تک نمایاں طور پر کم کر دیا۔ اس تیز کمی سے ویلیو چین میں لیکویڈیٹی میں بہتری آئی اور جنریٹرز، قرض دہندگان اور سرمایہ کاروں میں اعتماد بحال ہوا۔

• خود کار ماہانہ ایندھن اور بجلی کی خریداری کی لاگت میں ایڈجسٹمنٹ

بار بار ہونے والی مالی بے ضابطگیوں کو روکنے کے لیے خود کار ماہانہ ایندھن اور بجلی کی خریداری کی لاگت کو ایڈجسٹ کرنے کا طریقہ کار متعارف کرایا گیا۔ یہ دفعات جاز خریداری اور نیٹ ورک کے اخراجات کو ٹیرف میں بروقت انداز میں ظاہر کرنے کی اجازت دیتی ہیں جو ریگولیٹری نگرانی سے مشروط ہیں۔ لاگت کو محصولات کے ساتھ زیادہ قریب سے جوڑ کر نظام نئے نقصانات کو کم کرتا ہے اور تقسیم کی افادیت کے لیے مالی استحکام کو بہتر بناتا ہے۔

ساختی اصلاحات کے ساتھ ساتھ بجلی کے شعبے کو زیادہ شفاف، موثر اور صاف ستھری توانائی کی منتقلی میں معاون بنانے کے لیے کئی پالیسی اقدامات متعارف کرائے گئے ہیں۔ بجلی (گرین انرجی اوپن ایکسیس کے ذریعے قابل تجدید توانائی کو فروغ دینا) قواعد 100 کلو واٹ سے زیادہ کے بوجھ والے صارفین کے لیے وقت کی پابند منظوریوں اور یکساں اور معقول چارجز کے ساتھ گرین اوپن ایکسیس فراہم کرتے ہیں۔ گرڈ میں قابل تجدید توانائی کے زیادہ سے زیادہ انضمام کو آسان بنانے کے لیے اضافی فریم ورک جیسے قابل تجدید کھپت کی ذمہ داریاں، بین ریاستی ٹرانسمیشن چارجز کی چھوٹ اور توانائی ذخیرہ کرنے کی تعیناتی کو فروغ دینے کی پالیسیوں کو بھی مطلع کیا گیا ہے۔ مزید برآں ایندھن اور بجلی کی خریداری ایڈجسٹمنٹ سرچارج کے ماہانہ خود کار پاس تھر وکاتعارف بجلی کی خریداری کے اخراجات کی بروقت وصولی کو یقینی بناتا ہے۔

تبدیلی کی علامات: قابل پیمائش بہتری

ان اصلاحات کا اثر قابل پیمائش مالی اور عملی نتائج میں نظر آتا ہے۔

- ایک تاریخی پیش رفت میں، ہندوستان کی پاور ڈسٹری بیوشن یوٹیلیٹیز نے مالی سال 25 میں ٹیکس کے بعد 2,701 کروڑ روپے کا مثبت منافع ریکارڈ کیا، جس نے مالی سال 2014 میں 67,962 کروڑ روپے کے نقصانات کو پلٹ دیا۔
- مجموعی تکلیف اور تجارتی (اے ٹی اینڈ سی) نقصانات، جو تکلیف ناکارہیوں اور تجارتی رساو کی وجہ سے ضائع ہونے والی توانائی کی نمائندگی کرتے ہیں، مالی سال 2014 میں 22.62 فیصد سے کم ہو کر مالی سال 25 میں 15.04 فیصد رہ گئے۔
- سپلائی کی اوسط لاگت (اے سی ایس) اور اوسط آمدنی کی وصولی (اے آر آر) کے درمیان فرق اس بات کا ایک اہم اشارہ ہے کہ آیا یوٹیلیٹیز اپنی لاگت کی وصولی کر رہی ہیں۔ مالی سال 25 میں 0.78 روپے فی یونٹ سے 0.06 روپے فی یونٹ تک تیزی سے کم ہو گئی۔

یہ بہتریاں لاگت کی مضبوط وصولی، بنگ کی بہتر کارکردگی اور بہتر آپریشنل مینجمنٹ کی عکاسی کرتی ہیں۔ اس سے بھی اہم بات یہ ہے کہ وہ مسلسل مالی تناؤ سے پائیداری کے راستے کی طرف ساختی تبدیلی کا اشارہ دیتے ہیں۔

قابل تجدید توانائی کی منتقلی کو تیز کرنا

ملک کی قابل تجدید توانائی کی توسیع پیمانے، رفتار، مینوفیکچرنگ کی ترقی اور عالمی مشغولیت سے نشان زد پالیسی پر مبنی تبدیلی میں تبدیل ہوئی ہے۔ بین الاقوامی قابل تجدید توانائی ایجنسی (آئی آرای این اے) کے قابل تجدید توانائی کے اعداد و شمار 2025 کے مطابق، ہندوستان کل قابل تجدید توانائی کی صلاحیت میں عالمی سطح پر چوتھے نمبر پر ہے۔

شمسی توانائی اس توسیع میں سب سے آگے رہی ہے۔ نصب شدہ شمسی صلاحیت 2014 میں 3 گیگاواٹ سے بڑھ کر جنوری 2026 میں 140 گیگاواٹ ہو گئی۔ ہوا کی توانائی نے بھی نمایاں تعاون کیا ہے جس کی مجموعی نصب شدہ صلاحیت 54.65 گیگاواٹ تک پہنچ گئی ہے۔

29 جولائی 2025 کو ایک اہم سنگ میل حاصل کیا گیا، جب ہندوستان نے بجلی کی پیداوار میں اب تک کا سب سے زیادہ قابل تجدید توانائی کا حصہ درج کیا۔ اس دن قابل تجدید ذرائع نے ملک کی 203 گیگاواٹ کی کل بجلی کی طلب کا 51.5 فیصد پورا کیا۔ پہلی بار ہندوستان کی روزانہ بجلی کی نصف سے زیادہ مانگ قابل تجدید ذرائع کے ذریعے پوری کی گئی جو ملک کی صاف ستھری توانائی کی منتقلی کا ایک اہم نشان ہے۔ اس دن جزییشن مکس میں شامل تھے:

- شمسی توانائی: 44.50 گیگاواٹ
- ہوا: 29.89 گیگاواٹ
- ہائیڈرو: 30.29 گیگاواٹ

یہ سنگ میل نہ صرف توسیع شدہ صلاحیت بلکہ قومی گرڈ میں قابل تجدید توانائی کے بڑھتے ہوئے انضمام کی عکاسی کرتا ہے، جو ہندوستان کو زیادہ پائیدار اور متنوع بجلی کے مستقبل کی راہ پر مضبوطی سے کھڑا کرتا ہے۔ فروری 2024 میں شروع کی گئی پی ایم سوریا گھر: منٹ بجلی یोजना کا مقصد مالی سال 2026-27 تک 1 کروڑ رہائشی گھروں میں روف ٹاپ سولر سسٹم نصب کرنا ہے، جس میں تقسیم شدہ قابل تجدید توانائی کو اپنانے کو فروغ دینے کے لیے 75,021 کروڑ روپے کی کل لاگت آئے گی۔ فروری 2026 تک اس اسکیم کے تحت روف ٹاپ سولر تنصیبات سے پہلے ہی 31.04 لاکھ گھرانوں کو فائدہ پہنچا ہے۔

قابل تجدید توانائی کی تیزی سے توسیع اور بجلی کی بڑھتی ہوئی مانگ کی حمایت کے لیے حکومت نے ملک کی سب سے بڑی ٹرانسمیشن یوٹیلیٹی پاور گرڈ میں سرمایہ کاری کے وفد میں اضافہ کیا ہے۔ نظر ثانی شدہ منظوری سے کمپنی کی مجموعی مالیت سے منسلک مجموعی کیپ کو برقرار رکھتے ہوئے، فی ذیلی کمپنی کی قابل اجازت ایکویٹی سرمایہ کاری کی حد 5000 کروڑ روپے سے بڑھ کر 7,500 کروڑ روپے ہو گئی ہے۔

یہ بہتر مالی لچک پاور گرڈ کو الٹرا ہائی وولٹیج الٹرنیٹنگ کرنٹ اور ہائی وولٹیج ڈائریکٹ کرنٹ سسٹم سمیت بڑے، سرمایہ دارانہ ٹرانسمیشن پروجیکٹس شروع کرنے کے قابل بنائے گی۔ ٹرانسمیشن کی ریٹھ کی ہڈی کو مضبوط بنا کر اور بڑے منصوبوں کے لیے مسابقتی بولی میں شرکت کو بہتر بنا کر، یہ قدم قابل تجدید توانائی کے موثر انخلاء کی حمایت کرتا ہے اور قومی گرڈ میں غیر فوسل ایندھن کی صلاحیت کو بڑھانے کے وسیع تر ہدف میں معاون ہے۔

نتیجہ: پیش رفت کو خاموشی اور تسلسل کے ساتھ آگے بڑھانا

ہندوستان کا توانائی کا شعبہ آج کسی ایک پہل کے اثر کے بجائے سالوں کی اصلاحات کے مجموعی نتائج کی عکاسی کرتا ہے۔ صلاحیت میں توسیع نے بڑھتی ہوئی مانگ کے ساتھ رفتار برقرار رکھی ہے۔ بجلی تقریباً ہر گھر تک پہنچ چکی ہے اور تمام خطوں میں اس پر اعتماد میں بہتری آئی ہے۔ اس کے ساتھ ہی تقسیم میں دیرینہ مالیاتی اور آپریشنل چیلنجوں کو بنیادی ڈھانچے کی سرمایہ کاری، ریگولیٹری نظم و ضبط اور کارکردگی سے منسلک اصلاحات کے امتزاج کے ذریعے حل کیا جا رہا ہے۔ سب سے اہم بات یہ ہے کہ یہ شعبہ مستقبل کی تیاری کر رہا ہے جس میں صارفین زیادہ فعال کردار ادا کرتے ہیں۔ ڈیجیٹل پبلک انفراسٹرکچر، ہوشیار نیٹ ورک اور مارکیٹ کے نئے انتظامات بجلی کی پیداوار، استعمال اور قدر کو نئی شکل دے رہے ہیں۔ جیسے جیسے یہ تبدیلیاں جڑ پکڑ رہی ہیں، بجلی ترقی، شمولیت اور مواقع کا ایک پرسکون لیکن لازمی معاون بنی ہوئی ہے۔

حوالہ جات

توانائی کی وزارت

<https://powermin.gov.in/en/content/overview-5>

<https://www.nsgm.gov.in/en>

<https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2228348®=3&lang=2>

<https://www.pib.gov.in/PressReleaseDetailm.aspx?PRID=2217216®=20&lang=1>

<https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2215187®=3&lang=1>

<https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2222217®=3&lang=2>

<https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2183866®=3&lang=1>

<https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2215078®=3&lang=1>

<https://static.pib.gov.in/WriteReadData/specificdocs/documents/2025/jun/doc2025610568001.pdf>

<https://static.pib.gov.in/WriteReadData/specificdocs/documents/2022/may/doc202253060201.pdf>

<https://www.pib.gov.in/PressReleaseIframePage.aspx?PRID=1811898®=3&lang=2>

<https://powermin.gov.in/en/content/saubhagya>

<https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2157549®=3&lang=2#:~:text=Posted%20On:%2018%20AUG%202025,upon%20survey%20conducted%20by%20Utilities>

<https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2204122®=3&lang=1>

<https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2236994®=3&lang=1>

<https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2241656®=3&lang=1>

نئی اور قابل تجدید توانائی کی وزارت

<https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2209478®=3&lang=1>

وزارت خزانہ

<https://www.indiabudget.gov.in/economicsurvey/doc/eschapter/echap09.pdf>

اقتصادی امور کی کابینہ کمیٹی

<https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2232104®=3&lang=2>

پریس انفارمیشن بیورو

<https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2233832®=3&lang=2>

<https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2192895®=3&lang=2>

پی ڈی ایف دیکھنے کے لیے یہاں کلک کریں

Infrastructure

India's Power Sector:

Progress, Reform, and the Road Ahead

(Explainer ID: 157872)

ش-ح-م-ش-ہب

U-7552